Ma-Hasal
Vol: 03 - Issue 02 (2026)
P-ISSN: 3079-2800 E-ISSN: 3079-2797
https://ma-hasal.com

Urbanization and Its Effects on Social Structure and Cultural Identity

شہری کاری اور اس کے سماجی ڈھانچے اور ثقافتی شناخت پر اثرات

Ahmad Raza
Department of Sociology, University of Lahore, Pakistan
Email: ahmad.raza@uol.edu.pk

Abstract:
Urbanization is a global process that has profoundly influenced the social structure and cultural identity of human societies. Migration from rural to urban areas has not only increased economic opportunities but has also brought significant changes in traditional family systems, values, and cultural practices. This paper analyzes the social impacts of urbanization, including class stratification, transformation of family structures, and its effects on cultural identity. Furthermore, this study highlights both the challenges and opportunities emerging in modern urban societies.

Keywords:
Urbanization, social structure, cultural identity, migration, modernity, class system, social change, globalization

تعارف

شہری کاری انسانی تاریخ کا ایک اہم سماجی و معاشی عمل ہے جو صنعتی ترقی اور اقتصادی مواقع کے ساتھ تیزی ،سے بڑھتا ہے۔ جب لوگ دیہی علاقوں سے شہروں کی طرف منتقل ہوتے ہیں تو ان کے طرزِ زندگی اقدار اور تعلقات میں بنیادی تبدیلیاں آتی ہیں۔ شہری علاقوں میں تعلیم، صحت، روزگار اور ٹیکنالوجی تک بہتر رسائی ہوتی ہے، لیکن اس کے ساتھ ساتھ سماجی ناہمواری، رہائشی مسائل اور ثقافتی تصادم بھی جنم لیتے ہیں۔

شہری کاری نے جدید معاشروں کو زیادہ متحرک اور متنوع بنایا ہے، لیکن اس نے روایتی سماجی ڈھانچے کو کمزور بھی کیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ شہری کاری کے اثرات کو سمجھنا آج کے دور میں نہایت اہم ہے۔

شہری کاری کا تصور اور ارتقاء

ایک ایسا سماجی و معاشی عمل ہے جس میں آبادی کا بڑا حصہ دیہی (Urbanization) شہری کاری ،علاقوں سے ہجرت کر کے شہری مراکز میں منتقل ہوتا ہے، جس کے نتیجے میں شہروں کی توسیع آبادی میں اضافہ اور معاشرتی ڈھانچے میں تبدیلی واقع ہوتی ہے۔ شہری کاری صرف آبادی کی منتقلی تک محدود نہیں بلکہ یہ ایک وسیع تر عمل ہے جو معاشی سرگرمیوں، طرزِ زندگی، ثقافتی اقدار اور ادارہ جاتی نظام کو بھی متاثر کرتا ہے۔ جدید سماجیات میں شہری کاری کو جدیدیت

اور صنعتی ترقی کے ساتھ گہرے طور پر منسلک سمجھا جاتا ہے، کیونکہ صنعتی انقلاب نے (Modernization) بڑے پیمانے پر شہری آبادی کے ارتقاء کو ممکن بنایا۔

تاریخی طور پر شہری کاری کا آغاز قدیم تہذیبوں جیسے میسوپوٹیمیا، مصر، وادیٔ سندھ اور چین میں ہوا، جہاں ابتدائی شہر تجارت، زراعت اور انتظامی مراکز کے طور پر ابھرے۔ تاہم، ان ابتدائی شہروں کی شہری کاری محدود اور سست رفتار تھی۔ اصل بڑے پیمانے پر شہری کاری کا آغاز اٹھارویں اور انیسویں ،صدی کے صنعتی انقلاب کے بعد ہوا، جب یورپ اور بعد ازاں دنیا کے دیگر حصوں میں فیکٹری نظام صنعتی پیداوار اور روزگار کے نئے مواقع نے دیہی آبادی کو شہروں کی طرف کھینچنا شروع کیا۔ اس دور میں لندن، نیویارک، پیرس اور دیگر بڑے شہر تیزی سے ترقی کرنے لگے اور عالمی شہری نظام کی بنیاد پڑی۔

بیسویں صدی میں شہری کاری نے مزید تیزی اختیار کی، خاص طور پر ترقی پذیر ممالک میں جہاں دیہی علاقوں میں روزگار کے محدود مواقع، آبادی میں اضافہ اور معاشی عدم توازن نے لوگوں کو شہروں کی طرف ہجرت پر مجبور کیا۔ اس دور میں شہری کاری نے نہ صرف معاشی ترقی کو فروغ دیا بلکہ سماجی ڈھانچے میں بھی گہری تبدیلیاں پیدا کیں، جیسے کہ مشترکہ خاندانی نظام سے نیوکلیئر فیملی کی طرف رجحان، فردیت کا فروغ، اور روایتی ثقافتوں میں تبدیلی۔

اکیسویں صدی میں شہری کاری ایک عالمی رجحان بن چکی ہے، جسے گلوبلائزیشن، ٹیکنالوجی اور ڈیجیٹل معیشت نے مزید تیز کر دیا ہے۔ آج دنیا کی زیادہ تر آبادی شہری علاقوں میں رہ رہی ہے، اور یہ رجحان مسلسل بڑھ رہا ہے۔ جدید شہری کاری میں نہ صرف بڑے میٹروپولیٹن شہر شامل ہیں بلکہ میگا سٹیز اور سمارٹ سٹیز کا تصور بھی شامل ہو چکا ہے، جو جدید انفراسٹرکچر، ڈیجیٹل سسٹمز اور پائیدار ترقی کے اصولوں پر مبنی ہیں۔

اس طرح شہری کاری کا ارتقاء ایک مسلسل اور پیچیدہ عمل ہے جو انسانی تاریخ کے مختلف ادوار میں مختلف شکلوں میں سامنے آیا ہے۔ یہ عمل آج بھی جاری ہے اور مستقبل میں بھی انسانی معاشروں کی ساخت، معیشت اور ثقافت کو متاثر کرتا رہے گا۔

سماجی ڈھانچے پر اثرات

شہری کاری نے سماجی ڈھانچے کو بنیادی طور پر تبدیل کر دیا ہے، جس کے اثرات سب سے زیادہ خاندانی نظام، فردیت کے فروغ، اور سماجی تعلقات کی نوعیت میں نمایاں طور پر دیکھے جا سکتے ہیں۔ روایتی ،کو مرکزی حیثیت حاصل تھی (Joint Family System) دیہی معاشروں میں مشترکہ خاندانی نظام جہاں کئی نسلیں ایک ہی گھر یا قریبی رشتے داری کے تحت رہتی تھیں۔ اس نظام میں بزرگوں کا احترام، اجتماعی فیصلے، اور باہمی تعاون کو خاص اہمیت حاصل تھی۔ تاہم شہری کاری کے نتیجے میں جب (Nuclear لوگ روزگار اور بہتر مواقع کی تلاش میں شہروں کی طرف منتقل ہوئے تو نیوکلیئر فیملی کا رجحان بڑھنے لگا، جس میں صرف والدین اور بچے شامل ہوتے ہیں۔ اس تبدیلی نے خاندانی (Family تعلقات کو محدود کر دیا اور روایتی خاندانی ڈھانچے کی مضبوطی میں کمی واقع ہوئی۔

شہری زندگی کی تیز رفتاری، محدود رہائشی جگہ، اور معاشی دباؤ نے بھی خاندانی نظام پر گہرے اثرات ڈالے ہیں۔ شہروں میں افراد کو زیادہ آزادی اور خود مختاری حاصل ہوتی ہے، جس کے نتیجے میں کو فروغ ملتا ہے۔ لوگ اب اجتماعی شناخت کے بجائے اپنی ذاتی (Individualism) فردیت

شناخت، کیریئر اور ذاتی ترقی کو زیادہ اہمیت دینے لگے ہیں۔ یہ رجحان ایک طرف تو ذاتی آزادی اور خود انحصاری کو بڑھاتا ہے، لیکن دوسری طرف یہ سماجی تنہائی اور جذباتی فاصلے کا سبب بھی بنتا ہے۔
سماجی تعلقات کی نوعیت بھی شہری کاری کے ساتھ نمایاں طور پر تبدیل ہوئی ہے۔ دیہی علاقوں میں تعلقات زیادہ قریبی، غیر رسمی اور طویل مدتی ہوتے تھے، جہاں برادری کا ہر فرد ایک دوسرے سے جڑا ہوتا تھا۔ اس کے برعکس شہری معاشروں میں تعلقات زیادہ رسمی، محدود اور وقتی نوعیت کے ہو گئے ہیں۔ شہری افراد اپنے پڑوسیوں اور برادری سے کم وابستہ ہوتے ہیں اور ان کے سماجی روابط اکثر کام کی جگہ، تعلیمی اداروں یا مخصوص مفادات تک محدود رہتے ہیں۔ اس تبدیلی نے سماجی ہم آہنگی (Social Cohesion) کو کمزور کیا ہے۔
مزید برآں، شہری کاری نے سماجی طبقات میں بھی پیچیدگی پیدا کی ہے، جہاں مختلف معاشی پس منظر کے لوگ ایک ہی شہر میں رہتے ہیں لیکن ان کے درمیان واضح سماجی اور معاشی فاصلے موجود ہوتے ہیں۔ یہ طبقاتی فرق سماجی تعلقات کو مزید محدود اور بعض اوقات کشیدہ بنا دیتا ہے۔
نتیجتاً، شہری معاشروں میں تنوع (Diversity) اور مواقع کے ساتھ ساتھ سماجی بکھراؤ (Social Fragmentation) بھی بڑھ گیا ہے۔
اس طرح شہری کاری نے سماجی ڈھانچے کو ایک نئے انداز میں تشکیل دیا ہے، جس میں روایتی اجتماعی نظام کی جگہ جدید، فرد پر مبنی اور پیچیدہ سماجی روابط نے لے لی ہے۔

معاشی اور طبقاتی تقسیم

شہری کاری نے معاشی ترقی اور روزگار کے نئے مواقع پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ معاشرتی طبقاتی تقسیم (Social Stratification) کو بھی مزید واضح اور پیچیدہ بنا دیا ہے۔ شہری علاقوں میں ایک طرف جدید صنعتیں، کاروباری مراکز، اور اعلیٰ تنخواہوں والی ملازمتیں موجود ہیں، جبکہ دوسری طرف کم آمدنی والے طبقے، غیر رسمی مزدور، اور بے روزگار افراد کی بڑی تعداد بھی انہی شہروں میں رہتی ہے۔ اس طرح شہروں میں امیر اور غریب کے درمیان فرق زیادہ نمایاں ہو جاتا ہے، جو نہ صرف آمدنی بلکہ رہائش، تعلیم، صحت اور معیارِ زندگی میں بھی واضح نظر آتا ہے۔
شہری معیشت میں وسائل اور مواقع کی غیر مساوی تقسیم ایک اہم مسئلہ ہے۔ اعلیٰ طبقہ (Upper Class) اور متوسط طبقہ (Middle Class) کو بہتر تعلیم، معیاری صحت کی سہولیات اور محفوظ رہائش تک رسائی حاصل ہوتی ہے، جبکہ نچلا طبقہ (Lower Class) اکثر کچی آبادیوں (Slums) یا غیر معیاری رہائشی علاقوں میں زندگی گزارنے پر مجبور ہوتا ہے۔ یہ فرق شہری معاشروں میں سماجی عدم مساوات کو بڑھاتا ہے اور "دوہری شہری معیشت" (Dual Urban Economy) کو جنم دیتا ہے، جہاں ایک ہی شہر میں ترقی اور غربت ساتھ ساتھ موجود ہوتی ہیں۔
مزید یہ کہ شہری علاقوں میں روزگار کے مواقع اگرچہ زیادہ ہوتے ہیں، لیکن ان تک رسائی یکساں نہیں ہوتی۔ تعلیم، مہارت، اور سماجی روابط (Social Capital) اس بات کا تعین کرتے ہیں کہ کون بہتر ملازمت حاصل کر سکتا ہے۔ اس وجہ سے غریب طبقہ اکثر غیر رسمی شعبے (Informal Sector) جیسے روزانہ اجرت کی مزدوری، ریڑھی بان، گھریلو ملازمتیں اور چھوٹے کاروبار تک محدود رہ جاتا ہے، جہاں آمدنی غیر مستحکم اور کم ہوتی ہے۔ دوسری طرف اعلیٰ طبقہ مالیاتی اداروں، کارپوریٹ سیکٹر اور حکومتی اداروں میں بہتر مواقع حاصل کرتا ہے۔

یہ طبقاتی فرق صرف معاشی نہیں بلکہ سماجی فاصلے کو بھی بڑھاتا ہے۔ مختلف طبقے ایک ہی شہر میں رہتے ہوئے بھی مختلف "سماجی دنیاؤں" میں زندگی گزارتے ہیں، جہاں ان کے رہن سہن، تعلیمی مواقع اور سماجی تعلقات ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں۔ اس سے سماجی ہم آہنگی متاثر ہوتی ہے اور بعض اوقات احساسِ محرومی (Relative Deprivation) اور سماجی بے چینی بھی پیدا ہوتی ہے۔

،اس کے علاوہ، تیز رفتار شہری کاری نے زمین اور جائیداد کی قیمتوں میں بھی اضافہ کیا ہے جس سے کم آمدنی والے افراد کے لیے بہتر علاقوں میں رہائش اختیار کرنا مشکل ہو گیا ہے۔ نتیجتاً شہری علاقوں میں طبقاتی علیحدگی (Spatial Segregation) بھی بڑھ رہی ہے، جہاں امیر طبقہ محفوظ اور جدید رہائشی کالونیوں میں جبکہ غریب طبقہ غیر رسمی بستیوں میں رہتا ہے۔

اس طرح شہری کاری نے معاشی ترقی کے ساتھ ساتھ طبقاتی تقسیم کو بھی گہرا کیا ہے، جس کے اثرات نہ صرف معیشت بلکہ سماجی انصاف اور معاشرتی استحکام پر بھی مرتب ہوتے ہیں۔

ثقافتی شناخت میں تبدیلی

شہری کاری نے ثقافتی شناخت (Cultural Identity) کو نمایاں طور پر متاثر کیا ہے، جس کے نتیجے میں روایتی ثقافتی اقدار میں تبدیلی، جدید رجحانات کا فروغ، اور مختلف ثقافتوں کے امتزاج کا عمل تیز ہوا ہے۔ دیہی معاشروں میں ثقافت نسبتاً یکساں، روایتی اور نسل در نسل منتقل ہونے والی اقدار پر مبنی ہوتی ہے، جہاں زبان، لباس، رسم و رواج اور طرزِ زندگی میں تسلسل پایا جاتا ہے۔ تاہم شہری علاقوں میں مختلف علاقوں، نسلوں اور ثقافتی پس منظر رکھنے والے افراد ایک ساتھ رہتے ہیں، جس سے ثقافتی تنوع (Cultural Diversity) میں اضافہ ہوتا ہے اور روایتی ثقافتی یکسانیت کمزور پڑ جاتی ہے۔

شہری کاری کے نتیجے میں روایتی ثقافت کا زوال ایک اہم سماجی تبدیلی کے طور پر سامنے آیا ہے۔ جدید شہری زندگی میں افراد کی مصروفیت، وقت کی کمی، اور معاشی دباؤ کی وجہ سے بہت سی روایتی رسومات اور اجتماعی تقریبات کا انعقاد کم ہوتا جا رہا ہے۔ مثال کے طور پر دیہی علاقوں میں جو میل جول، تہوار اور اجتماعی سرگرمیاں عام تھیں، شہری ماحول میں وہ نسبتاً محدود ہو گئی ہیں۔ اس کے علاوہ جدید تعلیم، میڈیا اور ٹیکنالوجی نے بھی ثقافتی تبدیلی کو تیز کیا ہے، جس سے نئی نسل روایتی اقدار کے بجائے عالمی اور جدید طرزِ زندگی کو اپنانے کی طرف مائل ہو رہی ہے۔

دوسری جانب شہری کاری نے جدید ثقافتی رجحانات کو فروغ دیا ہے۔ شہری معاشروں میں فیشن، زبان، موسیقی، خوراک اور طرزِ زندگی میں تیزی سے تبدیلی آ رہی ہے۔ مغربی ثقافت اور گلوبل میڈیا کے اثرات نے مقامی ثقافتوں پر گہرا اثر ڈالا ہے، جس کے نتیجے میں ایک نئی شہری ثقافت (Urban Culture) وجود میں آئی ہے۔ یہ ثقافت زیادہ کھلی، لچکدار اور انفرادی آزادی پر مبنی ہوتی ہے، جو نوجوان نسل میں خاص طور پر مقبول ہے۔

ثقافتی امتزاج (Cultural Hybridization) بھی شہری کاری کا ایک اہم نتیجہ ہے، جس میں مختلف ثقافتیں ایک دوسرے کے ساتھ مل کر نئی ثقافتی شکلیں پیدا کرتی ہیں۔ شہری علاقوں میں مختلف قومیتوں اور زبانوں کے افراد کے ساتھ رہنے سے روایتی اور جدید ثقافتوں کا امتزاج ہوتا ہے، جس سے ایک نئی مشترکہ ثقافت جنم لیتی ہے۔ مثال کے طور پر لباس، خوراک اور زبان میں مختلف ثقافتی عناصر کا امتزاج واضح طور پر دیکھا جا سکتا ہے، جیسے مقامی اور مغربی انداز کا ملاپ۔

تاہم اس ثقافتی تبدیلی کے کچھ منفی اثرات بھی ہیں، جیسے ثقافتی شناخت کا بحران (Identity Crisis)، مقامی زبانوں کا کمزور ہونا، اور روایتی اقدار سے دوری۔ کچھ افراد جدیدیت اور گلوبلائزیشن کے اثرات کی وجہ سے اپنی اصل ثقافتی شناخت سے دور ہوتے جا رہے ہیں، جس سے سماجی بے یقینی پیدا ہو سکتی ہے۔

اس طرح شہری کاری نے ثقافتی شناخت کو ایک نئے اور پیچیدہ مرحلے میں داخل کر دیا ہے، جہاں روایتی اور جدید ثقافتیں ایک دوسرے کے ساتھ تعامل میں ہیں اور ایک نئی متحرک شہری ثقافت کو تشکیل دے رہی ہیں

شہری مسائل اور چیلنجز

شہری کاری کے تیز رفتار پھیلاؤ نے جدید معاشروں کو متعدد پیچیدہ مسائل اور چیلنجز سے دوچار کر دیا ہے، جن میں آبادی کا دباؤ، رہائش کی کمی، بے روزگاری، اور ماحولیاتی مسائل نمایاں حیثیت رکھتے ہیں۔ جیسے جیسے دیہی علاقوں سے لوگ بہتر مواقع کی تلاش میں شہروں کا رخ کرتے ہیں، شہری مراکز پر آبادی کا بوجھ بڑھتا جاتا ہے، جس کے نتیجے میں بنیادی سہولیات جیسے پانی، بجلی، صحت، تعلیم اور ٹرانسپورٹ پر شدید دباؤ پڑتا ہے۔ یہ صورتحال شہری انتظامیہ کے لیے ایک بڑا چیلنج بن جاتی ہے کیونکہ وسائل کی طلب اور فراہمی کے درمیان فرق مسلسل بڑھتا رہتا ہے۔

آبادی کے بڑھتے ہوئے دباؤ کے ساتھ رہائش کا مسئلہ بھی انتہائی سنگین شکل اختیار کر جاتا ہے۔ بڑے شہروں میں زمین کی قیمتیں بلند ہونے کی وجہ سے کم آمدنی والے افراد معیاری رہائش حاصل کرنے سے قاصر رہتے ہیں، جس کے نتیجے میں کچی آبادیاں (Slums) اور غیر رسمی رہائشی علاقے تیزی سے بڑھتے ہیں۔ ان علاقوں میں بنیادی سہولیات کی کمی، صفائی کے ناقص انتظامات، اور صحت کے مسائل عام ہوتے ہیں، جو شہری معیارِ زندگی کو متاثر کرتے ہیں۔ اس کے برعکس اعلیٰ طبقہ محفوظ اور جدید رہائشی کالونیوں میں رہتا ہے، جس سے شہری معاشرے میں عدم مساوات مزید گہری ہو جاتی ہے۔

بے روزگاری بھی شہری کاری کا ایک اہم مسئلہ ہے۔ اگرچہ شہروں میں صنعتی اور خدماتی شعبوں میں روزگار کے مواقع زیادہ ہوتے ہیں، لیکن دیہی علاقوں سے آنے والے افراد کی بڑی تعداد کے مقابلے میں یہ مواقع محدود ہوتے ہیں۔ نتیجتاً بہت سے افراد غیر رسمی شعبے میں کم آمدنی والی اور غیر مستحکم ملازمتیں اختیار کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ تعلیم اور مہارت کی کمی بھی اس مسئلے کو مزید بڑھاتی ہے، جس سے شہری غربت (Urban Poverty) میں اضافہ ہوتا ہے اور سماجی دباؤ پیدا ہوتا ہے۔

ماحولیاتی مسائل بھی شہری کاری کا ایک سنگین نتیجہ ہیں۔ تیزی سے بڑھتی ہوئی آبادی اور صنعتی سرگرمیوں کی وجہ سے فضائی آلودگی، آبی آلودگی اور شور شراب میں اضافہ ہو رہا ہے۔ جنگلات کی کٹائی اور سبز علاقوں کی کمی شہروں کے ماحولیاتی توازن کو متاثر کرتی ہے، جس کے نتیجے میں موسمیاتی تبدیلیوں کے اثرات بھی زیادہ شدت اختیار کر جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ فضلہ کا ناقص نظام (Waste Management) شہری صحت کے لیے خطرناک صورتحال پیدا کرتا ہے۔

ان تمام مسائل کے ساتھ ساتھ شہری معاشروں میں ٹریفک جام، جرائم کی شرح میں اضافہ، اور سماجی تناؤ بھی اہم چیلنجز کے طور پر سامنے آتے ہیں۔ یہ مسائل نہ صرف شہری زندگی کے معیار کو متاثر کرتے ہیں بلکہ معاشرتی استحکام کے لیے بھی خطرہ بن سکتے ہیں۔

اس طرح شہری کاری جہاں ترقی اور جدیدیت کا ذریعہ ہے، وہیں یہ مختلف سماجی، معاشی اور ماحولیاتی چیلنجز بھی پیدا کرتی ہے، جن کے حل کے لیے مؤثر شہری منصوبہ بندی اور پائیدار ترقی کی حکمت عملیوں کی ضرورت ہے۔

خلاصہ

شہری کاری ایک پیچیدہ سماجی عمل ہے جس کے مثبت اور منفی دونوں پہلو موجود ہیں۔ یہ عمل معاشی ،ترقی اور جدید سہولیات کی فراہمی کا ذریعہ بنتا ہے، لیکن ساتھ ہی یہ سماجی عدم مساوات ثقافتی شناخت کے بحران اور خاندانی نظام کی کمزوری کا سبب بھی بنتا ہے۔ پائیدار شہری ترقی کے لیے ضروری ہے کہ پالیسی سازی میں سماجی توازن، ثقافتی تحفظ اور معاشی انصاف کو مدنظر رکھا جائے۔

حوالہ جات

کاسٹیلز، ایم۔)2010(The Rise of the Network Society۔ Wiley-Blackwell۔

ہاروی، ڈی۔)2008(Social Justice and the City۔ University of Georgia Press۔

۔ اقوام متحدہ-یو این-ہیبیٹاٹ)2022(World Cities Report

گیڈنز، اے۔)2006(Sociology۔ Polity Press۔

ساسن، ایس۔)2014(Expulsions: Brutality and Complexity in the Global Economy۔ Harvard University Press۔

ورتھ، ایل۔)1938(Urbanism as a Way of Life۔ American Journal of Sociology۔

منفورڈ، ایل۔)1961(The City in History۔ Harcourt۔

زوکن، ایس۔)2011(Naked City: The Death and Life of Authentic Urban Places۔ Oxford University Press۔

میسی، ڈی۔)1994(Space, Place and Gender۔ University of Minnesota Press۔

ڈیوس، ایم۔)2006(Planet of Slums۔ Verso Books۔

پیشن، ایم۔)2009(Urban Geography۔ Routledge۔

شارٹ، جے۔ آر۔)2012(Globalization, Modernity and the City۔ Routledge۔